سوال

(368) شوہر کا اپنی مطلقہ بیوی سے کیا تعلق ہے۔؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا میں اپنی اولاد کو لے کر سابقہ خاوند کے ساتھ گھومنے نکل سکتی ہوں تاکہ بچے اپنے والدین کے ساتھ اکٹھے ہوسکیں۔ میرا سابقہ خاوند بے نماز بھی ہے تو کیا اس کا اپنی اولاد پر خرچ کرنا حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب خاوند اپنی کسی بیوی کو تین یا دو یا ایک ہی طلاق دے دے اور عورت کی عدت ختم ہو جائے تو وہ اپنے خاوند کے لیے اجنبی ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے ساتھ خلوت نہیں کرسکے گا اور نہ ہی اسے دیکھ اور چھوسکے گا۔ مطلقہ عورت کا اپنے سابقہ خاوند سے اتنا ہی تعلق ہو گا جتنا کہ ایک اجنبی شخص سے ہوتا ہے۔ اولاد کی وجہ سے ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا یا خلوت کرنا یا اکٹھے سفر کرنا جائز نہیں لیکن یہ ممکن ہے کہ اولاد کا والد اپنی سابقہ بیوی کے بغیر صرف بچوں کو گمانے کے لیے لے جائے یا پھر یہ ہوسکتا ہے کہ عورت اپنے کسی محرم کے ساتھ وہاں جائے لیکن وہ کسی شرعی ممانعت کے کام میں نہ پڑے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے۔

تین طلاق والی عورت اپنے سابقہ خاوند کے لیے باقی اجنبی عورتوں کی طرح ہی ہے اس لیے مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ساتھ خلوت کرے کیونکہ وہ کسی بھی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نہیں کرسکتا اسی طرح اس کے لیے اسے دیکھنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ بھی اس کے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتی ہے اور اسے اس عورت پر بالکل ہی کوئی اختیار حاصل نہیں۔ (دیکھیں: الفتاوی الکبری 349/3)

اولاد کا خرچہ قبول کرنے کے بارے میں گزارش ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہو۔ اس کی جانب سے اپنی اولاد پر خرچہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ بے نمازہی کیوں نہ ہو لیکن ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو یہ کہتی رہے کہ وہ اپنے والد کو نماز پڑھنے کی نصیحت کریں ہوسکتا ہے اس نصیحت کی وجہ سے وہ نماز کی پابندی کرنے لگے اور اگر والدہ کو اپنی اولاد کے متعلق ان کے کافر باپ کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو کہ وہ اولاد کے اخلاق پر اثر انداز ہو گا یا پھر انہیں حرام کام کی ترغیب دے گا تو ایسی حالت میں اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس کے ساتھ جانے کی اجازت دے کیونکہ اولاد کا کافر والد کے ساتھ جانا ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ (اللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

ص451

محدث فتویٰ